بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ/اٹھارواں اجلاس

مُباحثات2010ء

﴿اجلاس منعقدہ 9 جون 2010ء بمطابق 25 جمادی الثانی بروز بدھ﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
2	رخصت کی درخواستیں۔	6
3	تحریک التوا نمبر 1 منجانب سردارزادہ میر ناصر خان جمالی۔	7
4	سرکاری کارروائی۔	13
	(i) کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء)۔	
	(ii) لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء)۔	
5	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	17

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 9 جون 2010ء بمطابق 25 جمادی الثانی بروز بدھ بوقت صبح 11 بجکر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی' بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوا اللّٰهَ ذِكۡرًا كَثِیۡرًا ۝ وَّ سَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّ اَصِیۡلًا ۝ هُوَ الَّذِیۡ یُصَلِّیۡ عَلَیۡكُمۡ وَ مَلٰٓئِكَتُه لِیُخۡرِجَكُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ط وَكَانَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَحِیۡمًا ۝ تَحِیَّتُهُمۡ یَوۡمَ یَلۡقَوۡنَه سَلٰمٌ صلے وَاَعَدَّ لَهُمۡ اَجۡرًا كَرِیۡمًا ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِیۡمِ ۔

پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۱ تا ۴۴

تــرجـمــہ: اے ایمان والو! یاد کرو اللہ کی بہت سی یاد اور پاکی بولتے رہو اُسکی صبح اور شام۔ وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے تم پر اور اُسکے فرشتے تاکہ نکالے تم کو اندھیروں سے اُجالے میں اور ہے ایمان والوں پر مہربان۔ دُعا اُن کی جس دن اُس سے ملیں گے سلام ہے اور تیار رکھا ہے اُنکے واسطے ثواب عزت کا۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیر مال): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ زمرک خان! ہمارے اقلیتی امور کے منسٹر کھڑے ہیں۔ بسنت صاحب! آپ بات کرینگے؟

انجینئر بسنت لعل گلشن (وزیر اقلیتی امور): میں بات کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے مسلسل دو سال سے ہماری minorities کے لوگ kidnap ہوتے آرہے ہیں مرتے آرہے ہیں گولیوں کا نشانہ بنتے آرہے ہیں اور اس معاملے میں پریذیڈنٹ صاحب کو آگاہ کیا تھا جنہوں نے چیف سیکرٹری صاحب کو letter لکھا تھا کہ minorities کو تحفظ فراہم کیا جائے۔اس کے باوجود پھر ہماری چیف سیکرٹری صاحب سے ملاقات ہوئی اور کل پھر واقعہ پیش آگیا کہ ایک لڑکے کو اغوا کیا گیا اور اس کے والد رمیش لعل کو گولی ماردی گئی۔ہم اس دھرتی کے باشندے ہیں' پرامن شہری ہیں لیکن اسمبلی کی توجہ بھی' ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آخر ہمارے ساتھ یہ کیوں ہورہا ہے؟ ہمیں گورنمنٹ کوئی way دے کہ minorities آخر کہاں جائیں؟ یہ ہماری دھرتی ہے یہ ہمارا ملک ہے اس ملک میں ہمارا حصہ ہے ہمارے بڑے یہاں قربانی دیکر گئے ہیں۔اور ہمارے ساتھ فارمی مرغی کی طرح کوئی ٹانگ سے کھینچتا ہے تو کوئی گردن سے کھینچتا ہے۔اور اس بات پر نہ غور کرتے ہوئے ہمارے دو اسمبلی ممبران بھی اسکے بھینٹ چڑھ گئے۔اُس کے باوجود بھی سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ جو ہمارا بندہ اغوا ہوجاتا ہے اور وہ واپس بھی آتا ہے؟ تو آخر اس کا جو پلان بنارہا ہے وہ کون ہے king mind اس کا کون ہے؟ اور وہ لوگ گرفتار کیوں نہیں ہورہے ہیں؟ اور اسکے ساتھ ساتھ آج میں پہلی مرتبہ اسکی وجہ سے احتجاجاً اسمبلی سے واک آؤٹ بھی کرتا ہوں۔

مسٹر جعفر جارج (صوبائی وزیر): جناب سپیکر! جب تک یہ بچہ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جعفر جارج صاحب! تھوڑا آرام سے۔آپ اسمبلی کے حساب سے بات کریں۔

مسٹر جعفر جارج (صوبائی وزیر): مکمل طور پر ہم اسمبلی کا بائیکاٹ کررہے ہیں۔ جب تک اس بچے کو رہائی نہیں ملے گی ہم تینوں ممبرز اسمبلی میں نہیں آئیں گے۔Thank you

(اس مرحلے پر اقلیت کے تینوں اراکین انجینئر بسنت لعل گلشن صاحب، جعفر جارج صاحب اور جے پرکاش صاحب اسمبلی ہال سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: جی اب آپ دونوں کھڑے ہیں۔دیکھیں دونوں کو موقع دونگا آپ بتائیں جو بھی بات کرلے

پہلے۔نہیں واقعی واقعہ افسوسناک ہے ہماری جو minorities کے ساتھ ہوا ہے لیکن اب اس پر میں گورنمنٹ کا موقف لوں۔کون یہاں گورنمنٹ کو represent کریگا۔آپ کرینگے زمرک خان، اسد صاحب! کس سے میں پوچھوں؟

وزیرمال: جناب سپیکر صاحب! میں۔

جناب سپیکر: جی جی زمرک صاحب! آپ بتائیں۔

وزیرمال: جناب سپیکر صاحب! میں آپ اور اس معزز ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کچھ عرصہ سے گوادر، تربت، پسنی، مند، تمپ میں کوئٹہ قلعہ عبداللہ اور پشین سے تعلق رکھنے والے لوگ ٹارگٹ کلنگ میں شہید ہوئے ہیں۔کل بھی ہمارے پشین سے تعلق رکھنے والے ستار نامی شخص کو بلیدہ میں شہید کیا گیا ہے۔اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ وہاں جتنی بھی ٹارگٹ کلنگ ہو رہی ہے' کیونکہ ہم تو اُس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں جو باچا خان اور خان عبدالولی خان نے اس صوبے میں تمام برادر اقوام چاہے وہ بلوچ ہے پشتون ہے ہمارے سیٹلر بھائی ہیں انکے لئے ایک محبت پیار اور عدم تشدد کا فلسفہ دیا ہوا ہے۔لیکن پھر بھی ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔آٹھ بندے ابھی تک شہید ہوئے ہیں۔وہاں ہڑتال ہو رہی ہے' کمشنر' گورنمنٹ سے بھی بات ہوئی ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ ان کو گرفتار کیا جائے۔لیکن میں اس ایوان سے توقع رکھتا ہوں کہ سب ایک آواز بن کر اور باہر جتنی بھی پارٹیاں ہیں چاہے قوم پرست پارٹیاں ہیں چاہے جمہوری پارٹیاں ہیں وہ اس کے خلاف آواز بلند کریں اور جو ہماری جمہوری حکومت کو اور ہمارا جمہوری جو بھی سسٹم چل رہا ہے اس کو ناکام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔تو اسکے لئے میں تمام ایوان سے request کرونگا کہ وہاں جو ٹارگٹ کلنگ ہو رہی ہے بلکہ یہ نام دیا جا رہا ہے کہ پشتونوں کو مارا جا رہا ہے بلوچوں کو مارا جا رہا ہے۔بلوچ پشتون یہاں کے رہنے والے ہیں ہم ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں ہماری رشتہ داریاں ہیں۔ہم یہاں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے ان کو ناکام کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور دوسرا جو اِنکا مسئلہ ہے۔وہ آپ جسطرح کرینگے اسمیں بھی ہم اُنکے ساتھ برابر کے شریک ہیں چاہے اقلیت والے مارے جاتے ہیں چاہے دوسرے لوگ مارے جاتے ہیں انکے لئے آواز بلند کرینگے۔

جناب سپیکر: اسد بلوچ صاحب! اس بارے میں آپ ذرا مہربانی کر کے ناں جو ہماری ہندو برادری کے جس پر ہمارے منسٹر صاحبان احتجاج کر کے گئے ہیں۔

میر اسداللہ بلوچ (وزیر زراعت): ٹھیک ہے جناب! اسکو بعد میں conclude کریں اُسکا جواب ہم دینگے گورنمنٹ کے ٹریژری بنچ سے کسی بندے کو تو ذمہ داری اُٹھانی ہے' سی ایم صاحب یہاں نہیں ہیں

واسع صاحب نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: اب کوئی نہیں ہے میں کس سے کروں۔لیکن ایک میں آپ سے گزارش کروں کہ اگر آپ ہمارے معزز وزراء کو لے آئیں۔آپ زمرک خان، جعفر خان اگر اُنکو لے آئیں۔آپ اپنی بات بھلے کریں۔

وزیر زراعت: تو میں اپنی بات کے بعد کروں گا۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے آپ اپنی بات کریں' پھر اُسکے بعد ذرا ہمارے وزراء صاحبان کو لے آئیں۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب! ہم ایک ایسے ملک میں زندگی گزار رہے ہیں اس کا اپنا آئین ہے اور اس آئین کے حوالے سے کورٹ بھی چلتے ہیں ادارے بھی چلتے ہیں۔افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ڈاکٹر نسیم کو یہاں کی ایجنسیوں نے آج سے دس، پندرہ دن پہلے دن دیہاڑے بولان میڈیکل کالج کے سامنے سے اُٹھا کے لے گیا ہے۔اس سلسلے میں میں نے چیف سیکرٹری سے بات کی' ہوم سیکرٹری سے بھی بات کی' سی ایم صاحب کے knowledge میں بھی ہم نے لایا۔اُن لوگوں کی رپورٹ ہمارے پاس ہے اِس کا قصور بھی نہیں ہے۔لیکن یہ ڈاکٹر اللہ نذر کا دوست ہے۔ڈاکٹر اللہ نذر بلوچستان کا فرزند ہے اُس کا بھائی بھی ہے اُس کا دوست بھی ہے اُس کا رشتہ دار بھی ہے۔جناب سپیکر صاحب! وہ دنیا کا کونسا قانون ہے کہ اگر کوئی شخص کسی بھی مسئلے پر involve ہو تو اُسکے خاندان کے کسی دوسرے فرد کو غیر آئینی غیر قانونی غیر اخلاقی طریقے سے اُٹھا کے لے جائیں۔اور ڈاکٹروں نے ہسپتال بند کیے ہیں سارے مریض پریشان ہیں۔اس وقت ایک ہزار ڈاکٹر اسمبلی کے سامنے کھڑے ہیں۔اور اُن کا کہنا یہی ہے کہ اگر ہم نے علم حاصل کیا ہے ہم اُس پروفیشنل سے تعلق رکھتے ہیں جس سے انسانیت کی خدمت کریں۔اس طریقے سے اگر ہمیں اُٹھا کے لے جارہے ہیں تو یہ کہاں کا انصاف ہے جناب سپیکر! اگر ڈاکٹر نسیم نے کوئی غلط یا کوئی غیر قانونی کام کیا ہے تو عدالت' کورٹ' پولیس اور ایف آئی آر اپنی جگہ موجود ہے وہ کرلیں گے۔

جناب سپیکر: اسد صاحب! آپ کا point on record آگیا۔

وزیر زراعت: second sir میں آپکی اجازت سے۔گوادر میں جو سیلاب آیا ہے اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب اپنا فرض نبھا رہے ہیں as a بلوچستان کے ایک فرزند کے وہ وہاں گئے ہوئے ہیں۔لیکن اس بات پر کافی افسوس ہوتا ہے کہ وزیر اعظم گیلانی صاحب بلوچستان کے دورے پر آئے۔چاہیے تو یہ تھا کہ بلوچستان بھی اس ملک کا حصہ ہے' جو سیلاب وہاں آیا ہے جو تباہی وہاں ہوئی ہے وہ ایک گھنٹے کی زحمت کر کے وہاں جاتے اُن کے دُکھ و دَرد میں شریک ہوتے۔کاش! اگر یہ سیلاب ملتان میں آتا شاید اس کو محسوس ہوتا۔

بلوچستان کے عوام کو تو یہ تیسرے درجے کا شہری شمار کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں اگر اُنکے دل میں دَرد ہے صرف معافی نہیں مانگیں دو ارب روپے کا اعلان پریذیڈنٹ صاحب اور وزیر اعظم صاحب گوادر کے غریب لاچار مسکین جن کے اربوں روپے نقصان ہوئے ہیں ایک لانچ کی قیمت جناب سپیکر صاحب! 80 لاکھ سے دو کروڑ تک ہے سارے ٹوٹ گئے ہیں۔ اور جتنے بھی کچے مکانات ہیں روزانہ گر رہے ہیں پندرہ سے بیس ہزار مکانات گر چکے ہیں۔ اس سے بلوچستان گورنمنٹ اپنی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن یہ سسٹم جو ملک کا ہے وفاق سے ہمارا تعاون انتہائی ضروری ہے۔ اس سلسلے میں میں اسمبلی کے اس فلور سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں تا کہ اسلام آباد کے حکمرانوں کے کانوں میں یہ بات گونجے۔ صحافی حضرات بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہماری آواز کو ان تک پہنچائیں۔ دو ارب روپے کا جلد سے جلد اعلان کریں۔ Thank you

جناب سپیکر: Thank you۔ اسد صاحب! ابھی ذرا مہربانی کر کے آپ' زمرک خان اور جعفر خان ہمارے وزراء صاحبان جو اقلیتی برادری سے تعلق رکھتے ہیں' تینوں نے بائیکاٹ کیا ہے' آپ اُنہیں یقین دہانی کرائیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب کے آنے پر ہم بات کریں گے اُن سے تا کہ وہ اجلاس میں تشریف لے آئیں۔ جی جعفر صاحب! پہلے آپ بولیں پھر اُن کو لے آئیں۔

Sheikh Jafar Khan Mandokhail: Thank you sir for allowing me. ہمارے تین وزراء صاحبان نے جس issue پر بائیکاٹ کیا ہے یہ واقعی damaging ہے۔ ہر جگہ سے یہ ہندو اُٹھائے جا رہے ہیں۔ ہمارے non-Muslim اُٹھائے جا رہے ہیں' کمزور لوگ اُٹھائے جا رہے ہیں۔ چاہے وہ قبائلی علاقہ جات سے بھی ہیں۔ حالانکہ روایتی طور پر محافظ ہی وہی لوگ ہوتے تھے جن کے ایریا میں یہ لوگ رہتے تھے۔ ابھی شہر میں کچھ دن پہلے رکشے سے اسٹوڈنٹ کو اغوا کر رہے تھے' پھر لوگوں نے کچھ ہڑ دُھڑ کر کے اُس کو بچا لیا ہے۔ کل یہ واقعہ ہوا ہے یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے۔ اِس کے ماسوا بھی لاء اینڈ آرڈر میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہاتھ سے slip کر گیا ہے تو We have to be careful لاء اینڈ آرڈر کیلئے ہم لوگوں نے complete preparation کرنا ہے۔ مکران میں پٹھان مارے جا رہے ہیں پٹھان کا کیا ہے ہم لوگ ایک قوم ہیں۔ اِدھر کوئٹہ سے North onwards پٹھان رہتے ہیں' کوئٹہ سے South بلوچ رہتے ہیں۔ اور وہ اپنی سرزمین پر رہتے ہیں یہ اپنی سرزمین پر رہتے ہیں۔ لیکن Government is not taking any notice of it. جب کسی کا دل خراب ہو جاتا ہے جس کو مارنا چاہتا ہے وہ مار لے۔ اور یہ ٹارگٹ کلنگ یہ انتہائی جیسا کہ زمرک خان صاحب نے point out کیا

ہے یہ انتہائی خطرناک بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ ایک انٹرنیشنل سازش ہے اِن برادر قوموں کولڑانے کے لیے۔ اوراس کے پیچھے بہت بڑے پیسے ہیں۔ میں تو صاف کہوں گا کہ اسکے پیچھے Billion of rupees ہیں کہ پیسے دے کر کے کروڑوں روپے کہ بھائی جا کر کے کسی کو ماردو۔تا کہ وہ اُٹھ کر اُس قوم کے کسی دوسرے آدمی کو ماردے۔بس جب ایک بار ایک دوسرے کو مارنا شروع کردیا it is all بس پھر finish ہے پھر تو میرے خیال میں ساتھ رہنا بھی ناممکن ہو جائیگا اور ملک میں رہنا بھی ناممکن ہوجائے گا۔ان چیزوں کا مداوا حکومت کرتی ہے۔

جناب سپیکر: Thank you جعفر صاحب!

شیخ جعفر خان مندوخیل: کم ازکم ہماری حکومت کو اِسکا seriously notice لینا چاہیے۔اوراغوابرائے تاوان تو کوئٹہ شہر میں ایک بڑا کاروبار بن گیا ہے۔ میں اپنے بیٹے کو امتحان کے لیے بھیجتا ہوں دوگارڈ اسکے ساتھ بھیجتا ہوں۔اب اسکول کے بچے کا گارڈز کے ساتھ کیا کام ہے وہ گارڈ کے' بندوقوں کے کلاشنکوف کے سائے میں سبق پڑھے گا تو اس کا mentality کیا بنے گی۔ان چیزوں کو میں سمجھتا ہوں ہماری اسمبلی کو بھی توجہ دینی چاہیے اور جو زمرک خان نے بات کی ہے میں اسکی تائید کرتا ہوں۔واقعی یہ انتہائی خطرناک بات ہے اور تمام حالات کو خرابی کی طرف لے جانے کی ایک سازش ہے۔اور ہندوتو ہمارے' میں نے کہا کہ جس کے علاقے میں رہتے تھے وہاں انکے چوکیدار بھی ہوتے تھے انکے محافظ ہوتے تھے انکے God Father بھی ہوتے تھے۔ ابھی ہم لوگوں نے اِن کو اُٹھانا شروع کردیا یہ بھی ایک عجب المیہ ہے۔ ہمارے تمام جذبات اور ہماری حمایت اِنکے ساتھ ہے۔ Thank you very much

جناب سپیکر: آپ تینوں' اسد صاحب' زمرک صاحب اور جعفر صاحب! ذرا مہربانی کرکے جو ڈاکٹر صاحبان باہر ہڑتال پر ہیں اُن سے بھی مذاکرات کریں کہ وزیر اعلیٰ کے آنے پر اُنکا مسئلہ بھی ہم اُٹھائیں گے اور وزراء صاحبان کو بھی آپ کی مہربانی' Thank you۔اب ہم کارروائی کی طرف آتے ہیں۔ وقفہ سوالات۔ وقفہ سوالات۔محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ اپنا سوال پکاریں ۔ Rubina Sahiba is not present . Mover is not present Question 199 and 206 stand disposed off . وقفہ سوالات ختم۔سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: پیر عبدالقادر گیلانی صاحب' ممبر بلوچستان صوبائی اسمبلی نے ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج

کے اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔
محترمہ پروین مگسی صاحبہ،وزیر نے بوجہ ناسازی طبیعت آج کے اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔
ڈاکٹر آغا عرفان کریم صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج نجی مصروفیات کی وجہ سے شرکت نہیں کر سکتے اُنہوں نے آج کے اجلاس کے لیے رخصت کی استدعا کی ہے۔
محترم میر عبدالرحمٰن مینگل صاحب، وزیر نے دَورے پر جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔
محترم محمد صادق عمرانی صاحب، وزیر نے نجی کام کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔
محترم میر ظفر اللہ زہری صاحب، وزیر نے کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔
محترم محمد یونس ملازئی صاحب، وزیر نے کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔
محترم طاہر محمود صاحب، وزیر نے آج کے اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔
جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں)
سردارزادہ ناصر خان جمالی صاحب اپنی تحریک التوا نمبر 1 پیش کریں۔

تحریک التوا نمبر 1

سردارزادہ ناصر خان جمالی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شکریہ جناب سپیکر! میری تحریک میں سمجھتا ہوں کہ It is very important issue. سپیشلی یہ جعفر آباد اور نصیر آباد کے لئے۔میں اسمبلی قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں۔تحریک یہ ہے کہ''حکومت سندھ نے بلوچستان کے زمینداروں کو 1991ء کے انڈس واٹر معاہدے کے تحت کیرتھر کینال میں دو ہزار کیوسک پانی اور پٹ فیڈر کینال میں پانچ ہزار کیوسک پانی دینے کا پابند ہے۔جبکہ حکومتِ سندھ کے محکمہ اریگیشن اور لیفٹ بینک انڈس نہروں پر تعینات افسروں کی ملی بھگت سے بلوچستان کے زمینداروں کو اِنکے حصے کا پانی نہیں مِل رہا ہے۔جبکہ اسوقت خریف کی فصل کو پانی نہ ہونے کی وجہ سے تباہ ہونے کا خطرہ ہے۔اسوقت صرف کیرتھر پر نو سو کیوسک اور پٹ فیڈر پر ہمیں اُنتیس سو کیوسک پانی مِل رہا ہے۔جس کی وجہ سے برادر صوبوں میں غلط فہمیاں

اور رنجشیں بڑھنے کا اندیشہ ہے۔لیکن اگر اسمبلی کی کارروائی روک کر کے اس پر بحث ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کیا ہوگی۔اریگیشن کے منسٹر موجود ہے نہ سی ایم صاحب۔

جناب سپیکر: آپ پہلے پیش کریں ناں۔آپ پورا پڑھ لیں۔

سردارزادہ ناصر خان جمالی: جی میں نے پورا پڑھ لیا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔تحریک التوا نمبر 1 پیش ہوئی۔اب اس پر آپ اپنا موقف بیان کریں پھر دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے کیا رائے آئے گی۔

سردارزادہ ناصر خان جمالی: میرا موقف یہ ہے جناب سپیکر! کہ اسوقت بھی جو ہمارے پاس پانی چل رہا ہے نو سو کیوسک بھی نہیں ہوگا میں سمجھتا ہوں کیرتھر پر ساڑھے آٹھ سو آٹھ سو کیوسک پانی چل رہا ہے۔اور یہی حال پٹ فیڈر کا بھی ہے۔تو ہمارے نصیر آباد جعفر آباد میں سمجھتا ہوں اس ڈویژن کو ملا کر یہ جو rice crop ہے ہمارے paddy کی تقریباً ایک سے ڈیڑھ کروڑ من اسکی سالانہ پیداوار ہے جو ایک بہت بڑی پیداوار ہے۔اور اس سے بہت بڑا ریونیو بلوچستان گورنمنٹ اور پاکستان کو generate کیا جاتا ہے۔لیکن گزشتہ چند سالوں میں ہمارے ساتھ جو پانی کے مسئلے پر زیادتی ہوئی ہے۔اور فصل ہونا یا نہ ہونا وہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔اور گورنمنٹ کی کچھ غلط پالیسیوں کی وجہ سے جو ریٹس اس فصل کے لیے رکھے گئے ہیں اس پر میں ابھی بحث نہیں کرنا چاہوں گا۔لیکن اس وقت پنیری کی بوائی شروع ہے۔اور ہمیں اسوقت صرف 900 کیوسک پانی، جب کہ ارسا کے معاہدے کے مطابق by 10th June ہمیں کم از کم 1400 کیوسک پانی ملنا چاہیے اس وقت صرف پنیری کے لیے اور after 10th June ہمارا پانی اگر 2200 کیوسک نہیں تو کم از کم 2000 کیوسک ہمیں ملنا چاہیے۔اریگیشن سیکرٹری سندھ سے بھی ہماری بات چیت ہوئی ہے۔اور سردار صاحب خود پینی جا کر سی ایم سندھ سے ملے ہیں۔پریذیڈنٹ کو ہم نے لکھا ہے۔اخبار میں جو main headings ہیں ہمارے ایم این اے چنگیز خان اُسکے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔اگر یہ پانی کا حق ہمیں نہیں ملا تو لوگوں کا انحصار پورا سال اسی ایک فصل پر ہے۔ان کا روزگار ان کی روزی روٹی ان کے بچوں کی سب کچھ اسی پر منحصر ہے۔میں جناب سپیکر! آپ سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے اور سی ایم صاحب سے بھی گزارش کروں گا کہ سی ایم سندھ سے اریگیشن سیکرٹری سندھ سے اور اپنے منسٹر اریگیشن سردار بزنجو صاحب سے بھی گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے اسکو تھوڑا seriously لیا جائے۔ورنہ آنے والوں میں کچھ افواہیں یہ بھی اُڑ رہی ہیں کہ اِس پانی کے مسئلے پر ہوسکتا ہے دونوں صوبوں میں رنجشیں بڑھیں۔سپیکر صاحب! ہم رنجشیں نہیں

بڑھانا چاہتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر اس پانی کو باقاعدہ طور پر manage کرلیا جائے in time before end تو I do not think so it is going to create a serious problem. تو مہربانی کریں اس کو ایک تو بحث کے لیے لایا جائے اور دوسرا اس پر سی ایم بلوچستان' سی ایم سندھ سے بات کریں۔ اریگیشن لیول پر بات چیت ہو اور ہمارے جو اریگیشن منسٹر صاحب ہیں اگر وہ خود personally ایک دفعہ پٹ فیڈر کا اور کیرتھر کا visit کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے مسائل میں کچھ کمی آئے گی اور ہمیں پانی ملے گا۔ ورنہ پھر آخری راستہ یہی ہے کہ ہمیں احتجاج' ہڑتال اور یہ چیزیں کرنا پڑیں گی۔ شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر رقیہ ہاشمی صاحبہ!

ڈاکٹر رقیہ ہاشمی (وزیر بین الصوبائی رابطہ): شکریہ جناب سپیکر! میں سردارزادہ ناصر جمالی کی بات کو endorse کرتی ہوں اور باقی ممبران کو آپکے توسط سے بتانا چاہتی ہوں کہ منسٹر آئی پی سی اسلام آباد میں اس سلسلے میں چار میٹنگیں ہو چکی ہیں اور جو 1991ء کے انڈس معاہدے کے تحت دو کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں' جسمیں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اور چیف سیکرٹری صاحب' سندھ کے وزیر اعلیٰ صاحب اور چیف سیکرٹری صاحب کو اس خاص topic پر ملاقات کرنے کا کہا گیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات کس نہج پر پہنچ چکی ہے۔ لیکن اس پر آئی پی سی اسلام آباد میں جو ہمارے فیڈرل منسٹریز پر چاروں صوبائی منسٹروں کے تعاون سے اس پر کام ہو رہا ہے۔ تو میں سمجھتی ہوں کہ جلد ہی اسکا کوئی positive حل نکل آئے گا۔

جناب سپیکر: جی محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ!

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (وزیر ترقی نسواں): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! میں سردارزادہ میر ناصر خان جمالی کی بات کی بالکل حمایت کرتی ہوں۔ کیونکہ میرا اپنا تعلق بھی جعفر آباد اور نصیر آباد سے ہے۔ تو یہ بات انکی بالکل صحیح ہے کہ پانی کم ہونے کے باعث اور نصیر آباد ڈویژن بلوچستان کا واحد ڈویژن ہے ڈسٹرکٹ ہے جہاں کینال کے تھرو پانی آتا ہے اور ریونیو بھی وہاں سے لیا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جسطرح انہوں نے اس بات کو mention کیا کہ paddy کی قیمت وہ بھی اتنی کم رکھی جاتی ہے اسوقت جی اس چیز کو mention نہیں کر رہے ہیں۔ لیکن پانی واقعی کم ہوگا تو زمیندار کو بالکل اس چیز میں بہت دشواریاں اور تکلیف ہے۔ تو ہم یہاں اپنی اس اسمبلی میں اس بات کو ہم ضرور آگے کریں گے کہ kindly اس چیز کو بالکل آگے لایا جائے اور اس پر بحث کی جائے۔ کیونکہ یہ ایک بہت اہم issue ہے اس کو اس طرح سے ہلکے طور سے

نہ لیا جائے۔ Thanks a lot sir

جنابِ سپیکر: حبیب صاحب! آپ اس پر بات کریں گے؟ جی بات کریں۔

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر کیو واسا QGWSP): سردار زادہ ناصر خان جمالی صاحب نے جو تحریک التوا پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ بہت اہم اور بلوچستان کے لیے ایک اہم مسئلہ ہے۔ پانی کا مسئلہ اس وقت پورے پاکستان میں ہے۔ لیکن بلوچستان کے بہت کم علاقے ہیں جہاں نہری نظام ہے' نصیر آباد اور جعفر آباد' وہاں بھی پورے اضلاع میں نہیں صرف چند علاقوں میں ہے۔ اور ان علاقوں میں اسطرح پانی بند کر دینا میں سمجھتا ہوں یہ وہاں کے اور بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ ظلم ہے۔ نہ صرف ظلم ہے بلکہ لوگوں کو نان شبینہ دو وقت کی روٹی کے لیے محتاج کیا جا رہا ہے۔ ایسے ہی پورے بلوچستان میں جو باقی علاقے ہیں خاران، پنجگور، واشک یا جو ہمارا لورالائی ہے۔۔۔۔۔

Mr . Speaker: Welcome back to the Ministers of Minorities .

(ڈیسک بجائے گئے)

وزیر کیو واسا QGWSP: باقی بلوچستان کے جو علاقے ہیں جہاں ٹیوب ویل سے لوگ زمینداری کرتے ہیں اور بجلی کے ذریعے ٹیوب ویل چلاتے ہیں۔ تو ہر سال عین موقع پر جب فصل تیار ہوئی ہوتی ہے تو ان دنوں میں بجلی کو بند کر دیا جاتا ہے۔ پچھلے سال بھی ہوا اس سے پچھلے سال اس سال بلکہ اس حد تک ہو گیا کہ ہمارے علاقوں میں 21 گھنٹے تک لوڈ شیڈنگ کی گئی۔ ابھی ہم کہتے ہیں کہ 21 گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہے تو یہاں لوگ اس بات کو مذاق سمجھنے لگے ہیں جب کہ واقعی ایسا ہی ہوا اور اربوں روپے کا نقصان ہوا پورے بلوچستان میں اور وہاں کے زمیندار دو وقت کی روٹی کے لیے محتاج ہو گئے جو چار ہزار کا بل ہے وہ بھی جمع نہیں سکتے تو جنابِ سپیکر! ابھی نصیر آباد اور جعفر آباد میں بھی یہی حال ہے میں سمجھتا ہوں یہ بہت اہم مسئلہ ہے سی ایم صاحب اس پر کوئی stand لیں۔ اور پوری اسمبلی اس پر stand لے اور اس مسئلے کو حل کیا جائے۔

جنابِ سپیکر: چنگیزی صاحب! آپ اس پر بات کریں گے۔ جی جان علی چنگیزی صاحب بات کریں۔

جناب جان علی چنگیزی (وزیر کوالٹی ایجوکیشن): بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جنابِ سپیکر! آپکا بہت بہت شکریہ۔ سردار زادہ میر ناصر خان جمالی نے آج جس مسئلے کی طرف ایوان کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی ہے یقیناً اس کا مستقبل صوبے کے عوام سے ہے۔ تو جنابِ عالی! بات یہ نہیں ہے کہ کس نے ہمارا پانی روکا ہے۔ بات یہ ہے ایک معاہدہ ہو جاتا ہے صوبوں کے درمیان جس کی رُو سے تمام صوبے پابند ہیں کہ اُس معاملے کی یا اُس

معاہدے کی پاسداری کریں جناب عالی! کافی عرصے کے بعد ہم نے NFC پر ایک اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کی۔ NFC دراصل ایک بنیاد ہے اُن تمام معاملات کی جو اسوقت تمام صوبے گلگت بلتستان' آزاد کشمیر ان سب کو ملا کر ہم نے کوشش یہ کی ہے' coalition government بنانے کا مقصد یہی تھا کہ تمام صوبوں میں افہام وتفہیم کا ایک سلسلہ پیدا ہو۔اب بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارا ایک پڑوسی صوبہ سندھ' جس سے مستقبل میں ہماری بہت سی اُمیدیں وابستہ ہیں۔ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ سندھ ہمارے ساتھ ملکر ہمارے تمام مسائل حل کرے جنکا تعلق سندھ یا بلوچستان سے ہے۔اگر اِس طرح وہ ہمارے پانی کو روکتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا پھر کل وہ ہم سے یہ امید نہ رکھیں کہ ہم انکے ساتھ تعاون کریں گے۔ یقیناً سندھ کا مستقبل بلوچستان سے ہے'پورے پاکستان کا تعلق مستقبل بلوچستان سے ہے۔مگر سندھ کا زیادہ اس لیئے ہے کہ سندھ سے ہماری ساحلی پٹی بھی ملتی ہے۔ ہماری جو ایک گیارہ سو لمبی ساحلی پٹی ہے اُسمیں سات سو کے قریب بلوچستان کی پٹی ہے۔ یقیناً خدانخواسطہ کوئی ایسا نہ ہو کہ مستقبل میں جب ہماری گوادر پورٹ functional ہو اور اس کے بُرے اثرات سندھ پر پڑیں۔ اس کو میں یوں کہنا چاہونگا کہ ہم تو یہی چاہیں گے کہ یہ جو ایک برادری کا ماحول ہے وہ پیدا ہو۔ جناب عالی! یہ کہاں کا انصاف ہے۔ یہ صرف نصیر آباد ڈویژن یا کہیں اور کی نہیں ہے بات بلوچستان کی ہے۔ بلوچستان کے کسی حصے کی بھی بات ہو تو تمام ایوان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس پر احتجاج کریں۔تو اس سلسلے میں جناب سپیکر! اسوقت آپ تشریف رکھتے ہیں چونکہ نواب صاحب تشریف نہیں رکھتے' ہم آپکے توسط سے ہم آپکی وساطت سے یہ بات اُن تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ خدارا بجائے اسکے کہ آپ معاملات کو مزید الجھائیں۔ ہم آپ سے یہی اُمید رکھتے ہیں کہ اِنشاءاللہ آپ سندھ کے حکام سے بھی بات چیت کریں گے۔

جناب سپیکر: Thank you ۔جی جنگ صاحب! علی مدد جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک: بسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ Thank you جناب سپیکر صاحب! میں سردارزادہ میر ناصر خان جمالی کی تحریک التوا کی حمایت کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! آپکو معلوم ہے کہ بلوچستان میں سب سے بڑے زرعی علاقے جعفر آباد اور نصیر آباد ہیں۔ خدانخواسطہ اگر وہاں کے ہمارے زمیندار بھائیوں کو اتنا بڑا نقصان ملا تو میں سمجھتا ہوں کہ پورا بلوچستان کو اس سے نقصان ہوگا۔ کیونکہ نصیر آباد اور جعفر آباد وہ زرعی علاقے ہیں جو پورے بلوچستان کے پیٹ پالتے ہیں۔تو میں آپ سے اس معزز ایوان سے خصوصاً وزیر اعلیٰ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ اِس پر جلد از جلد توجہ دی جائے اس کا نوٹس لیا جائے اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے کیونکہ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہم اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے جعفر آباد اور نصیر آباد کے کسانوں کے حقوق پر کسی کو اجازت

نہیں دینگے ہم سب ان کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: Thank you. جی فارسٹ منسٹر عبدالصمد صاحب!

مولوی عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات و جنگلی حیات): بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم شکریہ جناب سپیکر! مَیں سردارزادہ ناصر جمالی صاحب کی تحریک کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور پانی کی تقسیم کے جو ذمہ دار حضرات ہیں اُن سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اُنکے جو تحفظات ہیں پانی کے حوالے سے اُن کو جلد حل کرلیا جائے تا کہ زمیندار نقصان سے بچ سکیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: Thank you۔ جی اسفند صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب اسفند یار کاکڑ (وزیر خوراک): جناب سپیکر! ہمارے بھائی سردارزادہ میر ناصر خان جمالی صاحب نے جو تحریک التوا پیش کی ہے۔ اس سلسلے میں میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے ہمارے بھائی حاجی علی مدد صاحب نے بات کی۔ ہمارے جان علی چنگیزی صاحب نے بات کی بالکل اسی طرح ہمارا نصیر آباد ڈویژن جو کہ بہت زیادہ زرعی علاقہ ہے اور مختلف فصلیں اسمیں ہورہی ہیں۔ وہاں کے لوگوں کو وہاں کے غریب کسانوں کو وہاں کے زمیندار بھائیوں کو بہت زیادہ نقصان اِس سے ہورہا ہے۔ پہلے جناب سپیکر! ہمیشہ ہر وقت ہم ایک الزام دیتے تھے پنجاب گورنمنٹ کو کہ وہ ہمارے ساتھ یہ کررہی ہے وہ کررہی ہے۔ وہ ہر جگہ آویزاں تھا جس میں ہم کرتے تھے۔ لیکن پانی کے اِس مسئلے پر اور اِس سال جو ہمارے ساتھ ہورہا ہے۔ ہمارا قریبی صوبہ سندھ بھی ہمارے ساتھ کچھ اچھائی نہیں کررہا ہے۔ تو ہماری اِس ایوان کے توسط سے گزارش یہ ہے کہ ہمارے سی ایم صاحب، ہمارے اریگیشن منسٹر صاحب، ہمارے سینئر منسٹر صاحب باقاعدہ ایک کمیٹی بنائیں جو ہمارے بلوچستان کے اِس مسئلے کو صحیح طریقے سے وہاں پر اجاگر کرے اور اُس کا حل نکالے۔ Thank you. جی۔

جناب سپیکر: Thank you ۔ ناصر صاحب! آپ کی تحریک التوا پر بحث تو تقریباً ہوگئی۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے بین الصوبائی رابطہ کی منسٹر ڈاکٹر رقیہ ہاشمی صاحبہ نے مثبت یقین دھانی کرائی ہے کہ Prime Minister Sahib is already on board اور انہوں نے دونوں چیف منسٹرز سے کہا ہوا ہے تا کہ matter resolve ہوجائے۔ تو انہوں نے ایک مثبت یقین دہانی کرائی ہے۔ With this, this Adjournment Motion is disposed off.

مشترکہ قرارداد نمبر-58 سردار اسلم بزنجو اور عین اللہ شمس صاحب کی طرف سے ہے۔ دونوں نہیں ہیں۔ دونوں پیش نہیں ہوئے۔ deferred for.۔ سرکاری کارروائی۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: وزیر کیو واسا' کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر حبیب الرّحمٰن محمد حسنی (وزیر کیو واسا اور QGWSP): بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ میں وزیر کیو واسا تحریک پیش کرتا ہوں کہ کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیرغور لایا جائے۔ ہاں کریں یا ناں کریں۔ تحریک منظور ہوئی۔ کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

وزیر کیو واسا' کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر کیو واسا اور QGWSP: میں وزیر کیو واسا تحریک پیش کرتا ہوں کہ کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 9 مصدرہ 2010ء) منظور ہوا۔ وزیر تعلیم لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔ وزیر تعلیم!

ڈاکٹر فوزیہ نزیر مری (ممبر پاکستان نرسنگ کونسل، مشیر برائے وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

Mr . Speaker: On behalf of Minister Education ?

ممبر پاکستان نرسنگ کونسل، مشیر برائے وزیر اعلیٰ: جی On behalf of Minister Education

Mr . Speaker: On behalf of Minister Education ?

ڈاکٹر فوزیہ Advisor to C.M پیش کریں گے۔

ممبر پاکستان نرسنگ کونسل، مشیر برائے وزیر اعلیٰ: میں ڈاکٹر فوزیہ نزیر مری، وزیر اعلیٰ کی مشیر، وزیر تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔ تحریک منظور ہوئی۔ لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ وزیر تعلیم لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

ممبر پاکستان نرسنگ کونسل، مشیر برائے وزیر اعلیٰ: میں ڈاکٹر فوزیہ نزیر مری، وزیر اعلیٰ کی مشیر، وزیر تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ واٹر میرین سائنسز کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2010ء) منظور ہوا۔ ہمارے کچھ وزراء صاحبان گئے ہیں جو ڈاکٹر صاحبان agitation کررہے ہیں' اُن سے مذاکرات کرنے کیلئے اُن کا انتظار کریں تاکہ اُنکو جب ہم نے بھیجا ہے ہاؤس کی طرف سے۔ The House is free اگر کسی کو بات کرنی ہے تو.....he may جی بسنت لعل صاحب Minister Minority Affairs .

انجینئر بسنت لعل گلشن (وزیر اقلیتی امور): گزشتہ شب جو ہماری کمیونٹی کے ساتھ واقعہ پیش آیا جسمیں ہمارے ایک دوست قتل ہوئے اور اُن کا بیٹا اغوا ہوا۔ اس سلسلے میں ہم نے جو احتجاج کیا تھا اور ایوان کا ہم نے بائیکاٹ کیا تھا۔ ہمارے معزز ساتھی جو ایوان کے سینئر رکن بھی ہیں اُن کی یقین دہانی وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے' کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے کوئٹہ پہنچنے پر اُن سے اس سلسلے میں بات ہوگی۔ تو اُن کی اِس یقین دہانی پر ہم نے فی الوقت اپنا احتجاج مؤخر کردیا ہے۔ یہ ایوان کی اطلاع کے لئے ہے۔

جناب سپیکر: جی اچھی بات ہے۔ جی کیپٹن عبدالخالق صاحب! آپ بات کریں۔

کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی (وزیر امورنوجوانان): شکریہ جناب سپیکر! مَیں ایک موضوع جو اِس سے پہلے زمرد خان نے پوائنٹ آوٗٹ کیا تھا اور جعفر خان صاحب نے اس کی حمایت کی تھی۔ اور وہ بھی اسی issue سے related تھا ہندو برادری کا ایک بندہ جسے رات کو گولی لگی ہے اُن کو یا پھر ایک بندے کو اغوا کیا گیا یا اِس سے پہلے جو قتل کی وارداتیں ہوتی رہی ہیں۔ اِس موضوع پر مَیں تھوڑی سی اپنی رائے دینا چاہونگا۔ جناب سپیکر! یہ تو اسمبلی کے قوانین اور الزام کے بارے میں تو اِس حد تک درست ہے کہ آپ وزراء کو بھجوادیتے ہیں۔ اور واک آوٗٹ والوں کو واپس لے آتے ہیں۔ لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ اسمبلی میں تو واپس آجاتے ہیں لیکن کیا اسکا ہمارے پاس کوئی طریقہ کار ہے کہ ہم اسکو روک سکیں۔ یہ ایک واردات تو آج اِنکے ساتھ نہیں ہوئی ہے بلکہ وارداتیں۔۔۔۔ (مداخلت)

Mr . Speaker: Labour Minister Sahib! please decorum in the House .

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر! گورنمنٹ میں رہتے ہوئے ہمیں اِسکا تدارک کرنا چاہیے اور مل بیٹھ کے اِن کا کوئی حل نکالنا چاہیے کہ کیا ایسے واقعات جو روزانہ رونما ہوتے ہیں ہم اِس کو کیسے روک سکتے ہیں؟ اور کس طریقے سے آپ ان کی روک تھام کر سکتے ہیں؟ اسمبلی سے واک آوٗٹ کرنا ،واپس اِن کو لانا یہ ٹھیک ہے اِنکی دل آزاری ہوئی ہے ان کو ہم نے تسلی دی ہے وہ آکے بیٹھ گئے ہیں۔ لیکن موضوع یہ ہے کہ جس طرح بلوچ علاقوں میں کل وہ بندہ مارا گیا آج اُن کو پریس کلب کے سامنے لا کے رکھا ہوا ہے وہاں لوگ احتجاج کر رہے ہیں یا اِسی طرح بازار میں توڑ پھوڑ کرتے ہیں یا ہڑتال کرتے ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہاں بھی ہمارا نقصان ہو رہا ہے اور یہاں بھی۔ ہم بحیثیت گورنمنٹ کے نمائندے کے‘ گورنمنٹ میں رہتے ہوئے صرف اس بات تک اپنے آپ کو محدود نہیں کرنا چاہیے کہ اسمبلی سے واک آوٗٹ اور انکو واپس لانا یا اخبار میں بیان لگانا یا اسمبلی میں آکے بولنا۔ اُن گروپس کی جو پارٹیاں ہیں جو دہشت گردوں کی اُنکی ہمیں مذمت کرنی چاہیے ہمیں اُن کو پوائنٹ آوٗٹ کرنا چاہیے۔ ہمیں اُن کے لئے فاتحہ بھی آپ sorry to say یعنی جو لوگ مارے جا رہے ہیں ہم اُنکے لئے فاتحہ پڑھ رہے ہیں اور جو لوگ مار رہے ہیں اُنکے لئے بھی فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔ ایسی چیزوں کی ہمیں کم از کم اگر واقعی ہم یہ بات کرتے ہیں کہ ہم نے ان چیزوں کا تدارک کرنا ہے اور ان کی روک تھام کرنی ہے اور ان زیادتیوں کو روکنا ہے اور ہم نے بھائیوں کی طرح مل بیٹھ کے رہنا ہے اِس صوبے کے اندر، تو پھر میرے خیال میں ہمیں اُن چیزوں کو پوائنٹ آوٗٹ کرنا چاہیے اور اُنکی سختی سے مذمت کرنی چاہیے

جو لوگ ان واقعات میں ملوث پائے جاتے ہیں۔ہمیں بحیثیت علاقے کے نمائندے ،گورنمنٹ کے نمائندے،عوام کے نمائندے ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم ان چیزوں سے بالاتر ہوکر اُن کو پوائنٹ آؤٹ کریں اُن کو دنیا کے سامنے لائیں کہ یہ لوگ کرتے ہیں اور ہم انکے خلاف یہ action لیں۔بحیثیت individuals بحیثیت گروپ اور بحیثیت گورنمنٹ۔ Thank you جناب سپیکر!

جناب سپیکر: Thank you اچھا۔میں ذرا پوچھ لوں ہمارے معزز وزراء اور ممبر صاحب گئے تھے جو agitation ڈاکٹر کے تھے۔جی اسد! آپ بتائیں گے۔جی اسد بلوچ صاحب۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): سپیکر صاحب! ہمارے ڈاکٹرز کی ایک اپنی ایسوسی ایشن ہوتی ہے' جب بھی ایسا کوئی واقعہ ہوتا ہے وہ اپنی ایسوسی ایشن کے دائرے میں رہتے ہوئے قانونی اور اصولی طور پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرتے ہیں۔تو اِس سلسلے میں اُنکا پُرامن احتجاج یہ تھا کہ ایک سال پہلے ڈاکٹر دین محمد کو اُٹھا کے لے گئے ہیں اُسکے بعد کوئی دوسرا ڈاکٹر اُٹھا کے لے گئے ہیں ابھی ڈاکٹر نسیم کو۔جو figures دے رہے تھے کہ سات ڈاکٹر اِس طریقے سے' کچھ کو مارا گیا کچھ کو اغوا کیا گیا' ابھی تک وہ نہیں ہیں۔آپ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں' ہم ذہنی طور پر تیار ہو جائیں تب ہم کسی کا علاج کر سکتے ہیں؟ اس پوزیشن میں ہم کسی کا علاج نہیں کر سکتے۔ہاسپٹل بند ہیں آپ کوئی راستہ نکالیں۔چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب نہیں ہیں ہم نے اُن سے یہ request کی کہ جب CM صاحب آئیں گے تو آپ لوگ اپنا ایک وفد بنائیں تاکہ ہم اُنکے ساتھ مل کر ایک راستہ نکالیں۔انہوں نے agree کر لیا اور اپنا یہ پُرامن احتجاج ختم کر دیا۔

جناب سپیکر: Thank you جی۔جی فارسٹ منسٹر! آپ کچھ کہنا چاہتے تھے؟

مولوی عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات وجنگلی حیات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شکریہ جناب سپیکر صاحب! ہمارے بھائی جے پرکاش صاحب، بسنت لعل صاحب، جعفر جارج صاحب' اُنہوں نے جو مسئلہ پیش کیا ہے اور کل جو اُن کا دوست اُنکے مسلک سے تعلق رکھنے والا تاجر جو قتل ہوا ہے ہم اِسکی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔اور ایک بات ہم کہنا چاہتے ہیں کہ ایک عرصے سے ٹارگٹ کلنگ ہو رہی ہے صرف ہندو برادری کی نہیں' پٹھان بھی قتل ہو رہے ہیں، بلوچ بھی قتل ہو رہے ہیں،شیعہ بھی قتل ہو رہے ہیں۔بلوچستان میں بسنے والے تمام اقوام میرے نزدیک ایک ہیں۔ہم سب بلوچستانی ہیں جو بھی قتل ہوتا ہے ہم اُسکی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔اور میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی حکومت نواب صاحب کی قیادت میں اُنکی بھرپور کوشش رہی ہے کہ کسی بھی طریقے سے ٹارگٹ کلنگ کا معاملہ ختم کیا جائے۔بلوچستان کی حکومت اور مسلسل اس سلسلے میں وزارتِ داخلہ کے

ساتھ میٹنگیں ہو رہی ہیں۔ اِنشاء اللہ ایک دن یہ ٹارگٹ کلنگ کا معاملہ ختم ہو جائیگا۔ اور میں میر اسد بلوچ صاحب' اُنہوں نے جو ڈاکٹر نسیم صاحب یا جو بھی ڈاکٹر ہے جن کو لا پتہ کیا گیا ہے' کس نے لا پتہ کیا ہے؟ اِس بارے میں تو ہم نہیں کہہ سکتے لیکن بلوچستان کی حکومت سے ہماری یہ بھر پور تائید ہے' میر صاحب کے ساتھ کہ اِن ڈاکٹروں کو یا جو بھی لا پتہ افراد ہیں اُن کو فوری طور پر بازیاب کرایا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے Thank you۔ سیکرٹری اسمبلی گورنر صاحب کا حکمنامہ پڑھ کر سنائیں۔

سیکرٹری اسمبلی:

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I Nawab Zulfiqar Ali Magsi , Governor Balochistan , hereby order that on conclusion of business , the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Wednesday , 9th June 2010 .

sd/

(**Nawab Zulfiqar Ali Magsi**)

Governor Balochistan

جناب سپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر 12 بجکر 40 منٹ پر غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو گیا)